آخرت

کی تیاری کیسے کریں؟

16 April 2026

(For Islamic Brothers)

پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں دعوت اسلامی کے
ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً

یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا، آخرت کی کھیتی ہے، یہاں جیسا عمل کیا جائے گا آخرت میں ویسا ہی پھل کاٹنا پڑے گا، یقیناً سعادت مند ہیں وہ لوگ جو دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے ہیں اور آخرت کے لیے نیک اعمال کا تحفہ لے کر جاتے ہیں، **آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے؟** آج ہم اس موضوع پر مدنی پھول حاصل کریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موت سفر آخرت کی پہلی سیڑھی ہے، اگر سفر آخرت کی یہی پہلی منزل ہی پیشِ نظر رہے تو بعد کے سفر کو بہتر بنانے کا بھی ذہن بنے گا، اسی طرح وہ لوگ جو سفر آخرت کی تیاری میں مشغول رہتے ہیں، یعنی اللہ پاک کے نیک بندے، ان کی صحبت، ان کے احوال اور اقوال سے واقفیت بھی اس سفر کو بہتر بنانے کا سبب بن سکتی ہے۔ آج ہم اسی بارے میں مدنی پھول سُنیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

1…جامع صغیر صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

میں نے نقصان نہیں اُٹھایا

اللہ والے دنیا کی بجائے ہمیشہ آخرت کی طرف نظر رکھتے ہیں، دنیا کی شے کی قربانی دے کر بدلے میں آخرت کا فائدہ اُٹھانا، ان کا طریقہ ہوتا ہے، آیئے اس طرح کا ایک واقعہ سُنتے ہیں:

منقول ہے کہ صحابیِ رسول، حضرت زُبیر بِن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ انتہائی کامیاب تاجر تھے، عموماً تاجر کی سوچ ہوتی ہے کہ تجارت میں فائدہ ہی ہو نقصان نہ ہو، ایک بار حضرت زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنا ایک گھر 6 لاکھ میں فروخت کیا، تو آپ سے عرض کی گئی: اے ابو عبد اللہ! (سستا بیچ دینے کے سبب) آپ کو تو نقصان ہو گیا۔ تو حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! خدا کی قسم! تم جان لوگے کہ میں نے نقصان نہیں اُٹھایا کیونکہ میں نے یہ مال راہِ خدا میں دے دیا ہے۔ (یعنی صدقہ کر دیا ہے اور جو خوش نصیب مسلمان راہِ خدا میں اپنا مال صدقہ کر دیتا ہے تو وہ ہرگز نقصان نہیں اُٹھاتا بلکہ وہ تو اس کے بدلے میں ملنے والے عظیم ُ الشّان ثواب کا حق دار بھی قرار پاتا ہے اور اس کی بَرَکت سے اس کے مال میں بھی خوب اضافہ ہوتا ہے) (عمدۃ القاری کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی، ج ۱۰، ص ۴۶۴ ملخصاً) یہ بھی منقول ہے کہ حضرت زُبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایک ہزار غلام تھے جو آپ کو زمین کی پیداوار اور فدیہ وغیرہ دیا کرتے تھے، لیکن اس میں سے ایک درہم بھی آپ کے گھر میں داخل نہ ہوتا، بلکہ آپ تمام کا تمام مال صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ (عمدۃ القاری کتاب الخمس، باب برکۃ الغازی، ج ۱۰، ص ۴۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مالِ دنیا کے بدلے آخرت کا نفع کمایئے

اے عاشقانِ صحابہ واہل بیت! صحابیِ رسول حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا دنیا کے مال کے بدلے آخرت کمانے کا جذبہ مرحبا۔ اے کاش کہ ہم بھی دنیا کے نفع و نقصان کو ذہن سے نکال

کر آخرت کے نفع ونقصان کا سوچنے والے بن جائیں،اے کاش کہ ہم بھی اپنے بزرگانِ دین اور خصوصاً صحابۂ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے والے بن جائیں کہ وہ علم و عمل کے پیکر، فرائض وواجبات، سُنَن و مُستحبات کے عادی، قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے والے،روزوں کے شوقین،ربّ کی رِضا کے کاموں میں مشغول ہونے کے ساتھ ساتھ جس کو گنجائش ہوتی وہ کثرت سے صدقہ کرنے والے ہوتے اور یوں وہ اللہ پاک کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے۔

ابھی ہم نے حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا کچھ تذکرہ سُنا، آیئے! مختصراً اُن کی سیرت کے کچھ احوال سنتے ہیں:

تذکرۂ زبیر بن عوّام

10 ایسے جَلِیْلُ الْقَدْر اور خُوش نصیب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہیں، جنہیں اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مِنبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے لے کر جنّتی ہونے کی خُوشخبری سُنائی۔ اِنہی دس(10) خُوش نصیبوں میں سے ایک حضرت زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی ہیں۔ حضرت زُبَیر بن عوّام حُضُورِ اَکرم ،نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پُھوپھی حضرت صَفِیَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے فرزند ہیں۔ (کراماتِ صحابہ، ص۱۲۰)

آپ کا نام"زُبَیر" والد کا نام"عوّام" ہے جبکہ اسلام قبول کرنے والوں میں حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا چوتھا یا پانچواں نمبر ہے۔ (اسد الغابہ، ۲/۲۹۵)

غَزْوَۂ خَنْدَق کے موقع پر بَنِی قُرَیْظَہ کی سرگرمیوں کی خبر حضرت زبیر بن عوّام رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہی لے کر آئے۔اس کارنامے (Achievement)سے خوش ہو کر رحمتوں والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: ہر نبی کا ایک حَوارِی (یعنی جاں نثار دوست)ہوتا ہے اور میرے

حَوارِی زُبَیرہیں۔(تاریخِ دمشق،۳۶۰/۱۸)

حضرت زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نہایت ہی امین تھے۔ آپ کی اَمانت میں دِیانت کے سبب لوگ بکثرت آپ کے پاس امانتیں رکھواتے۔ حضرت زُبَیر بن عوّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ جب جنگِ جُمَل چھوڑ کر واپس جارہے تھے، تو 11 جُمادَی الاُخریٰ 36 ھ ابنِ جُرمُوز نے تعاقُب کرکے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو دھوکے سے شہید کر دیا۔(ریاض النضرۃ، الباب السادس، الفصل التاسع، ۲۸۹/۲، الجزءالرابع) آپ کا مَزار مُبارک عِراق کی سرزمین پر جس علاقے میں واقع ہے،اس کا نام ہی "مَدِیۡنَۃُ الزُّبَیر" ہے۔(یہ بصرہ صُوبے کی وادیِ سِباع میں واقع ہے)

(حضرت سیدنا زُبَیر بن عوّام، ص۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سمجھدار کون

پیارے اسلامی بھائیو!یقیناً عقلمند وہی ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرلے، اللہ و رسول کے حکم کے مطابق زندگی گزارے، ربّ کے احکام جانے، اُنھیں مانے اوران پر عمل کرے، سعادت مند وہی ہے جو سفر آخرت کا راہی بننے سے پہلے ہی زادِ راہ اپنے ہمراہ لے لے، یاد رکھئے دنیوی زندگی بے حد مختصر ہے۔ ☆ہماری ہر سانس ہمیں موت کے قریب کررہی ہے، ☆ہماری ہر سانس ہمیں دُنیوی زندگی کے اختتام کی طرف لے جارہی ہے، ☆ہماری ہر سانس ہمیں قَبْر کے گڑھے کے قریب کرتی جارہی ہے۔ ☆ہماری ہر سانس گویا کہ عالمِ دُنیا سے عالَمِ برزخ کی طرف بڑی تیزی کے ساتھ بڑھتا ہوا ایک قدم ہے، ☆ہماری ہر سانس ہمیں موت کے فرشتے سے مِلانے کی طرف لے جارہی ہے، ☆ہماری ہر سانس دنیا کے سفر کو مختصر کرتی جارہی ہے، ☆ہماری ہر سانس ہمیں راہِ آخرت سے مِلانے کا وسیلہ بن رہی ہے۔ جیسے ہی یہ سانسوں کی مالا ٹُوٹی، ہمارا سلسلۂ عمل بھی

رک جائے گا، پھر حسرت وافسوس کے سِوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا، اتنی بھی مُہلت نہ دی جائے گی کہ ایک مرتبہ "سُبْحَانَ الله" کہہ کر اپنی نیکیوں میں ہی اضافہ کرلیں۔ اسی لیے دنیا میں ملی ہوئی اس زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کمانے اور آخرت کو بہتر بنانے میں لگ جانا چاہیے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے، ہمارے پہننے کے کپڑے ہوں، لکھنے کے لیے قلم ہو، رہنے کے لیے گھر ہو، ہاتھ میں باندھی ہوئی گھڑی ہو، بائیک (موٹرسائیکل) ہو یا ہوا میں اُڑتے ہوئے جہاز ہوں، سب کا کچھ نہ کچھ مقصد ضرور ہے اور ہر ایک شے اپنے مقصد کی تکمیل کا سبب بن رہی ہے، ذرا سوچئے! جب کائنات کی ہر شے اپنے اندر کوئی نہ کوئی مقصد رکھتی ہے تو کیا انسان بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ کیا اس **اشرفُ الْمَخْلُوقات** کے بنائے جانے کا کوئی مقصد نہیں؟ کیا حضرتِ انسان کی پیدائش بِلاوجہ اور بِلا مقصد ہے؟ نہیں! نہیں ہرگز نہیں! انسان کو اس دنیا میں بیکار نہیں پیدا کیا گیا، چنانچہ پارہ 18 سورۃ المُؤمِنون آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ(۱۱۵) (پ۱۸، المؤمنون:۱۱۵)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! قرآنِ پاک کی اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی خاص مقصد ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اور وہ مقصد خود ربُّ العالمین نے قرآن میں بیان فرمایا ہے، چنانچہ پارہ 27، سُورۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ(۵۶) (پ۲۷، الذّٰریٰت:۵۶)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ انسانوں اور جِنّوں کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کی پیدائش کا اصل

مقصد یہ ہے کہ وہ **اللہ پاک کی عبادت** کریں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، دنیا میں کیا جانے والا ہر عمل آخرت کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے، آخرت کو بہتر کرنے کے لیے بہت ضروری ہے کہ اعمال کو ٹھیک کیا جائے۔ اللہ پاک کے احکام کو جانا جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ اگر ہم اپنے اصل مقصد "**عبادتِ الٰہی**" کو پیشِ نظر رکھ کر حکمِ اِلٰہی کے مطابق عبادتِ اِلٰہی بجالائیں گے اور ربِّ کریم کا فضل شاملِ حال رہا تو آخرت کو بہتر بنانا بہت آسان ہو جائے گا۔

دنیا کا امتحان اور آخرت کا امتحان

مدارس، جامعات اور اسکولز، کالجز کے جب امتحان ہوتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ طلبہ اس کی کیسی تیاری کر رہے ہوتے ہیں، محنتی طلبہ کو سِوائے پیپر کے اور کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا، نہ کھانا یاد رہتا ہے نہ پینے کا ہوش رہتا ہے، صرف ایک ہی دُھن ہوتی ہے کہ امتحان کی تیاری کرنی ہے اور ہر وہ سوال جس کا اندازہ ہو کہ وہ پیپر میں آسکتا ہے، اس کی بطورِ خاص تیاری کی جاتی ہے، ایسے وقت میں والدین کا بھی طلبہ کو بھرپور ساتھ حاصل ہوتا ہے کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا کامیاب ہوگا تو کماؤ پوت بنے گا۔ اولاد دُنیوی امتحان میں کامیاب ہوگی تو زندگی بہتر ہوگی، ذرا سوچئے! جب دنیا کی خاطر ہم اور ہماری اولاد اِتنے مگن ہو جاتے ہیں، تو آخرت کے امتحان کی تیاری کے لیے تو دُنیا کے امتحان سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! تھوڑی دیر کے لیے ہم غور سے اپنا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا کبھی **آخرت کے امتحان** کی تیاری کی بھی کبھی فکر ہوئی ہے؟ کیا کبھی آخرت کے اِمتحان کی کامیابی

کے لیے بھی ہم بے چین ہوئے ہیں۔بطورِ مسلمان جب ہمیں یقین ہے کہ ہم نے ایک دن **مرنا** ہے، **اندھیری قبر** میں اُترنا ہے،نہ جانے کتنے سال **عالمِ برزخ**(برزخ کے لفظی معنٰی آڑ اور پردہ کے ہیں اور مرنے کے بعد سے لے کر قیامت میں اُٹھنے تک کا وقفہ "برزخ" کہلاتا ہے) میں رہنا ہے، پھر **قیامت** نے قائم ہونا ہے، پھر میدانِ محشر اور **حساب کتاب** کا معاملہ دَرپیش ہونا ہے، تو ہمیں ان تمام مراحل کی تیاری کرنی چاہئے، ایک مسلمان کی آخرت کی تیاری کا انداز کیسا ہونا چاہیے اور ایک بندہ کس طرح ہمیشہ اپنی آخرت کو یاد رکھ سکتا ہے؟ آیئے اس کے دو طریقے سُنتے ہیں۔

پہلا طریقہ موت کو یاد رکھنا!

پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کرنے کے لیے **موت کی یاد** بہت ضروری ہے، کیونکہ موت آخرت کی پہلی سیڑھی ہے اور موت آخرت کا اوّلین مرحلہ ہے۔موت کو کثرت سے یاد کرنا گویا آخرت کے تمام مراحل کو یاد کرنا ہے کہ جب بندہ موت کو یاد کرے گا تو ربّ کو راضی کرنے والے کاموں کی طرف بڑھے گا، وہ جاننے کی کوشش کرے گا کہ کس کام میں میرے ربّ کی رِضا ہے اور کونسا کام اُسے ناراض کرنے والا ہے، پھر وہ ربّ کے احکام کے مطابق اُس کی عبادت میں مشغول ہو جائے گا۔ اللہ والے پوری زندگی فکرِ آخرت میں گزار دیتے تھے، اس لیے کہ وہ کثرت سے موت کو یاد کرتے تھے اور انہیں موت زندگی سے زیادہ عزیز ہوتی تھی۔

موت زندگی سے محبوب

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم مترجم" جلد 5 صفحہ 476 پر ہے کہ جب حضرت حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ پاک! تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنی

مالداری سے زیادہ غربت (Poverty) کو محبوب رکھا ہے، میں نے اپنی صحت سے زیادہ بیماری کو پسند کیا ہے اور میں نے زندگی سے زیادہ موت کو محبوب رکھا ہے، لہٰذا تُو مجھ پر موت آسان کر دے تاکہ تجھ سے ملاقات کر سکوں۔ (دیوانِ سالک، ص۲۲)

اگر ہم اللہ والوں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ وہ یہ بات کبھی نہیں بُھولتے تھے کہ ہم نے یہ دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے، اِنہیں یہ ہمیشہ یاد رہتا کہ ہم اس دنیا میں مسافر کی طرح ہیں، اس لیے وہ فکرِ آخرت میں مبتلا رہتے اور دنیا کی طرف بالکل بھی توجہ نہ کرتے۔

زبردست امام، معمولی کپڑوں میں!

چنانچہ منقول ہے کہ حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک بار مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز تھے، اس لئے آپ نہایت سادہ اور معمولی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عبد الرحمن طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے؟ آپ وقت کے اِمام اور قوم کے پیشوا ہیں، ہزاروں لوگ آپ کے مُرید ہیں؟ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواب دیا: ایسے شخص کا لباس کیا دیکھتے ہو جو اس دنیا میں ایک مسافر کی طرح مقیم ہو اور جو اس کائنات کی رنگینوں کو فانی اور وقتی تصور کرتا ہے۔ جب کائنات کے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں مسافر کی طرح رہے اور کچھ مال و زر اکٹھا نہ کیا تو میری کیا حیثیت اور حقیقت ہے۔" (احیاء العلوم، ۱/۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سادگی اور اپنی موت و آخرت کو یاد کرنے کا انداز اور جذبہ مرحبا، اے کاش کہ ہم بھی امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرح ہمیشہ موت و آخرت کو یاد

رکھنے والے بن جائیں۔ آیئے! اپنے وقت کے مجدد اور امام حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اور بھی ذکرِ خیر سنتے ہیں:

تذکرۂ امام غزالی:

حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالم اور اللہ پاک کے ولی تھے، ☆حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس ماہِ جُمادَی الاُخریٰ کی 14 تاریخ کو ہے۔☆حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کُنیت ابُو حامد، لَقب حُجَّۃُ الْاِسْلَام (اسلام کی دلیل) اور نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد بن محمد بن محمد بن احمد غزالی شافعی رَحِمَہُمُ اللہ ہے۔ حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 450ھ میں خُراسان کے ضلع طُوس کے علاقے طَابِران میں پیدا ہوئے۔(اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۱/۹) ☆حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا شُمار ان مُقدَّس ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی ساری زِندگی حُصُولِ علم اور تبلیغِ دین کیلئے وَقْف کردی۔ ☆حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِحیائے دِین کے لیے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ اپنے وَقْت کے مُجَدِّد بن کر نمایاں ہوئے۔☆حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابتدا میں بڑی شان و شوکت سے زندگی بسر فرماتے تھے مگر بعد میں زاہدانہ انداز کو اختیار فرمایا۔ حضرت ابُو منصور سعید بن محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: "جب پہلی بار حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمانہ شان وشوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لِباس وسواری کی قیمت لگائی تو وہ پانچ سو(500) دِینار (یعنی 500 سونے کے سِکّے) بنی، پھر جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زُہد وتقویٰ اِختیار کیا اور بغداد چھوڑدیا، مختلف مَقامات کا سفر کرتے رہے اور دوبارہ جب بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لباس کی قیمت لگائی تو وہ پندرہ(15) قیراط (یعنی چند معمولی سِکّے) بنی۔" (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم ۹/۱۲۶، الجزء:۱۷)

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور احیاءُ العلوم

☆"**امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم**"اَخلاقیات کے مَوضُوع پر بے مثال تحریر ہے۔ ☆"**احیاء العلوم**"پڑھ کر آخرت کی تیاری کا ذہن بنتا ہے، ☆"**احیاء العلوم**"آخرت کی تیاری پر اُبھارنے والی کتاب ہے، ☆"**احیاءُ العلوم**"نفس کے چُنگل سے چھٹکارا دِلانے والی عظیمُ الشّان کتاب ہے، ☆"**احیاء العلوم**"باربارپڑھنے والی کتاب ہے۔ ☆"**احیاءالعلوم**"میں ظاہری عُلُوم کے ساتھ ساتھ باطِنی عُلُوم کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ ☆"**اِحیاءُالعلوم**"دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کو بھی بہتر بنانے کا ذریعہ ہے۔☆"**احیاء العلوم**"شیطان کی شرارتوں کو پہچاننے کا مؤثر ذریعہ ہے، ☆"**احیاء العلوم**"کا مُطالَعہ اوراس میں بیان ہونے والی باتوں پر عمل دلوں کی صفائی کا باعث بنتا ہے۔☆"**احیاءالعلوم**"انسان کو"**کامل انسان**"بنانے والی کتاب ہے۔ **امیرِ اہلسنّت**، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس کتاب کی اَہمیّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: باطن کی اِصلاح میں حُجَّۃُ الاِسلام حضرت امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مجھ پر بڑا اِحسان ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتب مِنْہاجُ الْعابِدِیْن اوراِحیاءُ الْعُلُوم وغیرہ پڑھتےہوئے بارہاایسا محسوس ہوتا ہے، گویا مجھے ہی کان پکڑکر سمجھارہے ہیں کہ "بڑانیک بناپھرتا ہے، ذرااپنے آپ کوتودیکھ! تجھ میں تویہ بھی خرابی ہے اور تیرےاندرتووہ بھی بُرائی ہے، نیزجب بھی پڑھوں ایسالگتاہے کہ رُوح کو نئی نئی غِذائیں مل رہی ہیں، ان کی کُتُب ایک آدھ بار پڑھ کر رکھ دینے والی نہیں، زِندگی کے آخری سانس تک پڑھے جانے کے لائق ہیں۔"

یہ بھی یادرہے کہ **ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال** کی ضروری معلومات اوران سے بچنے کے طریقے جاننا فرض ہے، اسی طرح **نجات دِلانے والے اعمال** کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے جاننا بھی فرض ہے اوراحیاءالعلوم اس علم کو حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

نجات دِلانے والے اعمال کی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب بنام "نجات دِلانے والے اعمال کی معلومات مع 41 حکایات" بھی بہترین مدد گار ہے۔

نیک عمل نمبر 71 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کرنے اوراپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال سے بچانے کے لئے دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے۔ ہلاکت میں ڈالنے والے اعمال کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے لئے اُن کا جاننا ضروری ہے،اس کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتھم العالیہ نے ہمیں 72 نیک اعمال میں ایک نیک عمل مطالعہ کرنے کے لئے بھی دیاہے چنانچہ نیک عمل نمبر 71 یہ ہے کہ کیا آپ نے زندگی بھر کے نصاب کا مطالعہ فرمالیا؟ (منہاج العابدین، جاء الحق، بہار شریعت حصہ 9 سے مرتد کا بیان، حصہ 16 سے خرید و فروخت کا بیان اور والدین کے حقوق کا بیان، (اگر شادی شدہ ہیں تو) حصہ 7 سے محرمات کا بیان اور حقوق الزوجین، حصہ 8 سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، حرمتِ مصاہرت، ظہار کا بیان اور طلاق کنایہ کا بیان۔ اعلی حضرت کی کتب "تمہید الایمان، حسّام الحرمین، نیز مکتبۃ المدینہ کی کتابیں "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب) اوراس کے علاوہ اور بھی کتابیں اور رسائل ہیں انہیں "72 نیک اعمال" کے رسالے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اس نیک عمل پر عمل کرتے ہوئے ان کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے اس سے نہ صرف بہت سا علمِ دین حاصل ہو گا بلکہ نیکیوں کی معلومات اورگناہوں کی پہچان بھی حاصل ہو گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا طریقہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! آخرت کی تیاری کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم نیک بندوں اور اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں، ان کے تذکرے سُنیں اور ان کی سیرت و کردار کا مطالعہ کرکے اس کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی بھی کوشش کریں۔ جس طرح کوئی شخص اپنی دُنیا کو بہتر سے بہترین کرنے کے لیے فکر مند رہتا ہے، اللہ پاک کے یہ نیک بندے اس سے کہیں زیادہ اپنی آخرت کی بہتری کے لیے مصروفِ عمل ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنی زندگیاں اس طرز سے گزارتے ہیں کہ بعد والوں کے لیے محض ان کا ذکر کرنا بھی اللہ پاک کی رحمتیں پانے کا سبب بن جاتا ہے۔اس لیے جب کوئی اللہ والوں سے وابستہ ہو جائے تو وہ بھی ان کے رنگ میں رنگ کر آخرت کو بہتر بنانے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔مشاہدہ ہے کہ اگر کوئی بندہ دنیا میں کسی اہلِ فن کے ساتھ دوچار دن بیٹھ جائے تو اس فن کی کچھ نہ کچھ معلومات ساتھ بیٹھنے والے کو بھی حاصل ہو جاتی ہیں، مثلاً اگر کوئی میڈیکل اسٹور (Medical Store) پر بیٹھ جائے تو دواؤں کی کچھ نہ کچھ معلومات اسے بھی حاصل ہو جائیں گی،اسی طرح کِریانے کی دکان پر دوچار دن گزار لینے والا آٹے، چینی، گھی اور دال وغیرہ جیسی اشیا کے بھاؤ سے واقف ہو جاتا ہے، کپڑے کی دکان پر دوچار دن گزار دینے والا کپڑے کی کوالٹی اور اقسام کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان جاتا ہے، اسی طرح جب کوئی بندہ اللہ والوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا شروع کردے، ان کی صحبت اختیار کرلے، ان کی سیرت و کردار کا مطالعہ کرنے والا بن جائے تو اگر اللہ پاک کی رحمت شامل ہو جائے تو اس میں بھی وہی انداز پیدا ہونا شروع ہو جائے گا کہ جو آخرت کی تیاری میں فائدہ مند ہو سکے۔ اسے بھی وہ پیاری سوچ مل جائے گی، جس سے آخرت بہتر ہو سکتی ہے۔کیونکہ اللہ پاک کے یہ نیک

بندے اپنی آخرت کو بہتر بنانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، ہر وہ کام جس سے ان کی آخرت سنور سکتی ہو، یہ نیک لوگ اسے فوراً کر گزرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی صحبت میں رہنے والا بھی اس فانی دنیا کی رنگینیوں کو بُھلا کر آخرت کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ یقیناً جو خُوش نصیب لوگ خوفِ خدا و عشقِ مُصطفٰی کی لازوال دولت سے مالا مال ہوں، جو خُوش نصیب لوگ محبتِ صحابہ و اہلبیت کی دولت سے سرشار ہوں، جو خُوش نصیب لوگ سر سے لے کر پاؤں تک سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر ہوں، جو خوش نصیب لوگ اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول کا مقدس جذبہ لیے ہوئے ہوں، جن کی صحبت کی برکت سے عمل کا جذبہ بڑھتا ہو، جن کی صحبت کی برکت سے گناہوں سے نفرت اور فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہو تو ایسوں کا فیضان پانے والا بھلا کس طرح برکتوں سے محروم رہ سکتا ہے؟

صحبت ضرور رنگ لاتی ہے!

حضرت مُصلحُ الدِّین سعدی شیرازی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اچھی صحبت کی اہمیت کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے چنانچہ آپ گلستانِ سعدی میں فرماتے ہیں، جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے: ایک روز حَمّام میں خوشبو والی مٹی مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی، میں نے اُس مٹی سے کہا کہ تو مُشک ہے یا عنبر! تیری دلکش خوشبو نے مجھے مَسْت و بے خود کر دیا ہے (یہ سُن کر مٹی نے کہا) میں تو حقیر (یعنی ادنیٰ سی) مٹی تھی، لیکن ایک مُدّت تک میں پھولوں کی صحبت میں رہی، اس لئے ہم نشین کے جمال نے مجھ میں اثر کیا (کہ میں خوشبو دار ہو گئی) ورنہ میں تو وہی خاک و مٹی ہوں، جو پہلے تھی۔ (گلستان سعدی ص ۴)

اچھی صُحبت کی برکات

پیارے اسلامی بھائیو! جس قدر ممکن ہو نیک لوگوں کی صحبت سے وابستہ رہنا چاہئے کہ

اچھوں کی صحبت انسان تو انسان اگر کسی جانور کو بھی نصیب ہو جائے تو پھر وہ عام جانور نہیں رہتا بلکہ اس کی صحبت و نسبت کی برکت سے وہ دُوسرے جانوروں سے ممتاز اور نمایاں ہو جاتا ہے، جیسے

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے کُتّے ہی کو لے لیجئے کہ جو پہلے ایک عام سا کُتّا تھا، مگر اُسے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم سے محبت و اُلفت ہو گئی تھی، لِہٰذا وہ ان اللہ والوں کی مَحَبَّت میں اُن کا رفیق، شریکِ سفر اور محافظ بن گیا، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صحبت کی برکتیں تو کیا نصیب ہوئیں، اس کی تو قسمت ہی چمک اُٹھی اور اس کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہو گیا کہ خدائے پاک نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اپنے مقبول بندوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے ساتھ ساتھ اس کا بھی ذِکر فرمایا، چُنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھف کی آیت نمبر 18 میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ (پ۱۵،الکھف:۱۸)	ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اُن کا کُتّا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے۔

حضرت اِمام ابوعبدُاللہ محمد بن اَحمد قُرطبی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کُتّا اتنا بلند مقام پا گیا کہ اللہ پاک نے اس کا ذِکرِ خیر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو اولیائے کرام اور نیک بندوں سے مَحَبَّت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلّی (Satisfaction) ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔[1] یعنی ان کیلئے تسلّی ہے کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں کامیاب ہوں گے۔[2]

---

1 . . . تفسیر قرطبی، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۸، الجزء۵، ۱۰/ ۲۶۹

2 . . . صراط الجنان، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ:۱۸، ۵/ ۵۵۰ ملخصاً

اللہ پاک ہمیں بزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے آخرت کی تیاری کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 101 مدنی پھول سے سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی موذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)۔ (بخاری، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵) ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، حدیث: ۴۸۹۷، ۴/۲۷۸)، ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔ (فتاوی ہندیۃ، ۵/۳۷۶) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالِباً یہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو شبِ بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتُب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶، ۳/۷۹) ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ (فتاوی ہندیۃ، ۵/۳۷۶) ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر (اَیضاً) ☆سوتے وَقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہو گا سوا اپنے

اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہو گا۔

﴿ اعلان ﴾

سونے جاگنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا دُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:جو شخص یہ دُرُودِپاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِپاک پڑھتاہے تواُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بَعض بُزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2…القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شخص یوں دُرُودِپاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰهَ اِلَّااللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

---

1 ۔۔۔القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ۔۔۔الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ۔۔۔مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ۔۔۔الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4 ۔۔۔تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 16 اپریل 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

سونے اور جاگنے کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔ سُبْحٰنَ اللہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سوجائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔ (اَیضاً) ☆جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ (بخاری، ۱۹۶/۴، حدیث: ۶۳۲۵) ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ☆اُسی وَقت اس کا پکّا اِرادہ کرے کہ پرہیز گاری وتقویٰ کریگا کسی کو ستائے گا نہیں۔ (فتاویٰ ہندیۃ، ۳۷۶/۵) ☆جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار، ۶۲۹/۹)، ☆میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو دس برس کے بچّے کو اپنے ساتھ نہ سُلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مَرد کے حکم میں ہے۔ (دُرِّمُختار، ۶۳۰/۹) ☆نیند سے بیدار ہو کر مِسواک کیجئے، ☆رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نمازرات کی نماز ہے۔ (مُسلِم ص ۵۹۱ حدیث: ۱۱۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆قیامت کی رُسوائی سے نجات کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق"قیامت کی رُسوائی سے نجات کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ الْبَاْسِ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ:اے اللہ!مجھے جنگ کے دن رُسوا نہ کرنا اور مجھے قیامت کے دن رُسوا نہ کرنا۔(فیضان دعا،ص 317)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:(آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی،ص ۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے"اچھی اچھی نیتیں"کرلیجئے۔

(1)رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد(یعنی شکر)بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلا ضرورت اپنی نیکیوں(مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمل پر عمل ہے)کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے)تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7)نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد(مثلاً خوفِ خدا،تقویٰ،اخلاقیات کی درستی،دینی کاموں میں ترقی وغیرہ)کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمل کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3)گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟(6)کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7)شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کارٹون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13)بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15)اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22)اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23)آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان،

بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰه پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر ومُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللّٰه کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللّٰه بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت

کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد